لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیانامہ

URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 12, Issue No. 272 Wednesday 01 January, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر (۱۲) شمارہ نمبر (۲۷۲) یکم جنوری ۲۰۲۵ء بروز بدھ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

منی پور: جاری تشدد کے درمیان وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے مانگی معافی

’وزیر اعلیٰ معافی مانگ سکتے ہیں تو پھر پی ایم مودی کیوں نہیں؟‘ بیرین سنگھ کی معافی کے بعد کانگریس حملہ آور

امپھال (ایجنسی): منی پور میں رہ رہ کر ہو رہے تشدد کے درمیان وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ نے ایک بیان میں عوام سے معافی مانگی ہے۔ 2024 کے آخری دن انھوں نے اس سال ریاست کے خراب حالات پر معافی مانگی ہے اور کہا ہے کہ حالات کو بہتر بنانے کے لیے کوششیں لگاتار جاری ہیں۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ”یہ پورا سال بہت دردناک رہا ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے اور میں ریاستی عوام سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی 3 مئی سے اب تک ہوا، اس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں۔“

وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ پُرتشدد واقعات میں کئی لوگ اپنے قریبیوں سے محروم ہو گئے اور کئی لوگوں کو اپنا گھر چھوڑنا پڑا۔ ظاہر طور پر یہ حالات اچھے نہیں ہیں اور عوام کو کئی طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے مشکل حالات پر افسوس ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ کہا کہ ”مجھے اس کا بہت پچھتاوا ہے۔ میں سبھی سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔“ حالانکہ انھوں نے یہ بھی کہا کہ گزشتہ 4-3 ماہ میں امن بحالی کی طرف قدم بڑھایا گیا ہے۔ ساتھ ہی وزیر اعلیٰ نے امید ظاہر کی کہ نئے سال 2025 کے ساتھ منی پور میں پوری طرح سے امن و معمول والے حالات بحال ہو جائیں گے۔

وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے سبھی طبقات سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ”جو کچھ ہوا، وہ ہو گیا۔ ہمیں اب گزشتہ غلطیوں کو بھول کر ایک نئی شروعات کرنی ہوگی۔ ایک پُرامن منی پور، ایک خوشحال منی پور کے لیے کوشش کرنی چاہیے، ہم سبھی کو مل کر یہاں ایک ساتھ رہنا چاہیے۔“ تشدد سے نمٹنے کے طریقے کو لے کر اپوزیشن کی تنقید کا سامنا کر رہے وزیر اعلیٰ نے یہ بیانات امپھال میں ایک پریس کانفرنس کے درمیان دیے ہیں۔ انھوں نے امن بحالی کی کوششوں کے تعلق سے کہا کہ ”منی پور میں امن کی بحالی ہو رہی ہے اور اس کا واحد حل بات چیت ہے، جس کی پیش قدمی مرکزی حکومت پہلے ہی کر چکی ہے۔“ منی پور تشدد کے درمیان ہوئی ہلاکتوں کا تذکرہ بھی وزیر اعلیٰ نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ ”اب تک مجموعی طور پر تقریباً 200 لوگ مارے گئے ہیں اور تقریباً 12247 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ اس درمیان 625 ملزمین کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ تقریباً 5600 اسلحوں و دھماکہ خیز مادوں سمیت تقریباً 35000 گولہ و بارود کی برآمدگی بھی ہوئی ہے۔“

دوسری جانب وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ کے ذریعہ معافی مانگنے کے بعد کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر پوسٹ کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ اپنی غلطیوں کے لیے معافی مانگ سکتے ہیں تو پھر وزیر اعظم مودی کیوں نہیں؟ وزیر اعظم مودی پورے ملک اور دنیا کا سفر کر سکتے ہیں، لیکن منی پور جا کر معافی کیوں نہیں مانگ سکتے؟ جے رام رمیش نے ’ایکس‘ پر کیے گئے اپنے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”وزیر اعظم وہاں (منی پور) جا کر یہی بات کیوں نہیں کہہ سکتے؟ انہوں نے جان بوجھ کر 4 مئی 2023 سے ریاست کا دورہ کرنے سے گریز کیا ہے، جبکہ وہ ملک اور بیرون ملک میں سفر کر رہے ہیں۔ کیا منی پور کے لوگ اس غفلت کو سمجھ نہیں سکتے۔“ اس سے قبل بھی کانگریس لیڈر نے منی پور میں بار بار ہو رہے پُرتشدد واقعات پر پی ایم مودی اور مرکزی حکومت کو کئی بار ہدف تنقید بنایا ہے۔ آج جب وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے ریاست کے خراب حالات پر عوام سے معافی مانگی، تو ایک بار پھر جے رام رمیش کو پی ایم مودی پر حملہ آور ہونے کا موقع مل گیا۔

واضح ہو کہ منی پور میں گزشتہ سال 3 مئی سے ہی میتیئی اور کوکی برادریوں کے درمیان جاری تنازعہ میں اب تک 200 لوگوں نے اپنی جانیں گنوادی ہیں۔ اس تعلق سے آج وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے ایک پریس کانفرنس کر عوام سے معافی مانگی۔ انھوں نے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ ”یہ پورا سال بے حد خراب رہا۔ میں ریاست کے لوگوں سے پچھلے سال 3 مئی سے لے کر آج تک جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے لیے معافی مانگتا ہوں۔ کئی لوگوں نے اپنے اعزہ و اقارب کو کھو دیا ہے۔ مجھے اس کا دکھ ہے۔ گزشتہ 3-4 ماہ میں امن و امان کی صورتحال کو دیکھ کر مجھے امید ہے کہ 2025 میں ریاست میں حالات معمول پر آجائیں گے۔“

ہندوستانی نرس کی پھانسی کو یمنی صدر کی منظوری، بچانے کیلئے وزارت خارجہ کوشاں

صنعا، (ایجنسی) یمن میں قید ہندوستانی نرس نمیشا پریا کو دی گئی سزائے موت کو وہاں کے صدر نے منظوری دے دی ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اس کی تصدیق کی ہے۔ وزارت خارجہ نے یقین دلایا ہے کہ حکومت اس معاملے میں ہر ممکن مدد فراہم کر رہی ہے۔ کیرالہ کی رہنے والی نمیشا پر یمن کے ایک شہری طلال عبدو مہدی کے قتل کا الزام ہے۔ نمیشا نے 2017 میں مہدی کو نشہ آور چیز دے کر قتل کر دیا تھا۔ نمیشا اور مہدی یمن میں ایک پرائیویٹ کلینک میں پارٹنر تھے۔ الزام ہے کہ مہدی نے نمیشا کا پاسپورٹ اپنے قبضے میں لے لیا تھا اور اس پر تشدد کیا کرتا تھا۔ نمیشا کو ایک ماہ کے اندر سزا دی جائے گی۔ حکومت ہند نے آج یقین دلایا کہ محترمہ پریا کو بچانے کیلئے ان کے خاندان کو قانونی آپشنز کے استعمال کے حوالے سے ہر ممکن مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے نمیشا کے کیس سے متعلق میڈیا کے سوالات کے جواب میں کہا کہ ’ہم یمن میں نمیشا کو سنائی گئی سزا سے واقف ہیں‘۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نمیشا کا خاندان مناسب آپشنز تلاش کر رہا ہے۔ حکومت اس معاملے میں ہر ممکن مدد فراہم کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کیرالہ کے پلکڈ ضلع کی رہنے والی نمیشا کو 2017 میں یمنی شہری طلال عبدو مہدی کے قتل کیس میں موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ معلومات کے مطابق نمیشا 2012 میں ایک نرس کے طور پر یمن گئی تھیں۔ 2015 میں نمیشا اور طلال نے مل کر وہاں ایک کلینک شروع کیا۔ طلال نے کلینک میں اپنا نام شیئر ہولڈر کے طور پر شامل کر کے دھوکہ دہی سے آدھی آمدنی ہڑپ کرنے کی کوشش کی اور خود کو نمیشا کے شوہر کے طور پر مشہور کیا۔

جب نمیشا نے اس بارے میں دریافت کیا تو دونوں میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ طلال نے اس کے ساتھ مار پیٹ کیا اور جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ اس ہراسانی سے تنگ آ کر نمیشا نے جولائی 2017 میں طلال کو نشہ آور انجکشن دیا جس سے اس کی موت ہو گئی۔

لوک سبھا اسپیکر کی نئے سال کی مبارکباد

نئی دھلی، (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے نئے سال 2025 کے موقع پر لوگوں کو مبارکباد پیش کی ہے۔ مسٹر برلا نے اپنے پیغام مبارکباد میں کہا ہے: میرے پیارے ہم وطنو! نئے سال 2025 کیلئے آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات۔ خدا کرے نیا سال آپ کی اور آپ کے چاہنے والوں کی زندگی میں نئی خوشیاں اور نیا جوش لائے، یہ میری آرزو ہے۔ اس سال ہم ملک بھر میں دستوری تہوار بھی منا رہے ہیں۔ اس لیے اس بار آئین کا مطالعہ کرنے کا ضرور عہد کریں۔ ہندوستان کے آئین کو پڑھیں، اس کے نظریات اور اقدار کو سمجھیں اور انہیں زندگی میں نافذ کریں۔ نئے سال میں ہم اپنی ترقی کیلئے جو بھی منصوبہ بنائیں، ہمیں اپنی قوم کی ترقی پر غور کرنا چاہیے۔ اگر پچھلے سال کا کوئی عہد پورا نہ ہو سکے تو مایوس ہونے کی بجائے دوبارہ کوشش کریں۔ یہ نیا سال آپ سب کی زندگیوں میں امن، خوشی اور خوشحالی لائے، آپ سب کو اچھی صحت عطا فرمائے، میں ایک بار پھر آپ سب کو نئے سال کی بہت بہت مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں، جے ہند۔‘

حج اخراجات جمع کرانے کی تاریخ میں توسیع

نئی دھلی، (یو این آئی) عازمین حج کی سہولت اور عوام کے مطالبے پر حج کمیٹی آف انڈیا نے ویٹنگ لسٹ میں منتخب عازمین حج کیلئے حج اخراجات کی پہلی اور دوسری قسط کے طور پر 2,72,300 روپے جمع کرانے کی تاریخ میں 6 جنوری تک توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق قرعہ اندازی میں پہلے سے منتخب ہونے والے عازمین حج 6 جنوری تک 1,42,000 روپے کی حج اخراجات کی دوسری قسط بھی جمع کرا سکتے ہیں۔ کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ سرکلر میں عازمین حج سے اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی گئی ہے۔ 6 جنوری آخری تاریخ ہے اور اس کے بعد مزید توسیع کا کوئی امکان نہیں ہے۔ عازمین حج کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ، نیٹ بینکنگ یا یو پی آئی کے ذریعے حج کمیٹی کی ویب سائٹ یا حج سہولت ایپ کے ذریعے ای پیمنٹ کر سکتے ہیں۔ عازمین حج کمیٹی کے اکاؤنٹ میں پے ان سلپ اور بینک ریفرنس نمبر کے ذریعے اسٹیٹ بینک آف انڈیا اور یونین بینک آف انڈیا کی کسی بھی برانچ میں رقم جمع کرا سکتے ہیں۔ ویٹنگ لسٹ سے منتخب مسافروں کو رقم جمع کروانے کے بعد ان کا اصل بین الاقوامی پاسپورٹ خود تصدیق شدہ کاپی، میڈیکل اسکریننگ اور فٹنس سرٹیفکیٹ، حلف نامہ، بینک پے سلپ اور حج درخواست فارم کی کاپی 8 جنوری 2025 تک جمع کرانی ہوگی۔ حج اخراجات کی تیسری قسط کا اعلان سعودی عرب میں ہوائی جہاز کے کرایہ اور اخراجات کا تعین کرنے کے بعد کیا جائے گا۔

محمد یونس کا ڈاکٹر منموہن سنگھ کو خراج عقیدت

ڈھاکہ، (ایجنسیاں) بنگلہ دیش کے مشیر اعلیٰ پروفیسر محمد یونس نے ہندوستان کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے ڈھاکہ میں ہندوستانی ہائی کمیشن کا دورہ کیا۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کا 26 دسمبر کو 92 برس کی عمر میں نئی دہلی میں انتقال ہو گیا تھا۔ پروفیسر یونس نے ہائی کمیشن میں ڈاکٹر منموہن سنگھ کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کیے اور ان کے اعزاز میں رکھی گئی تعزیتی کتاب میں اپنے خیالات درج کیے۔ اس موقع پر ہندوستان کے ہائی کمشنر پرنئے کمار ورما نے ان کا استقبال کیا اور ان کے ساتھ مختصر ملاقات کی۔ پروفیسر یونس نے ڈاکٹر سنگھ کے ساتھ اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے ان کی سادگی اور ذہانت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سنگھ نے ہندوستان کو عالمی اقتصادی قوت بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مشیر اعلیٰ نے اپنے تعزیتی پیغام میں ڈاکٹر سنگھ کو ایک دور اندیش رہنما، مخلص سیاستداں اور ہندوستانی عوام کی بہبود کیلئے پرعزم شخصیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سنگھ کی قیادت نہ صرف ہندوستان کے مستقبل کیلئے اہم تھی بلکہ بنگلہ دیش اور ہندوستان کے تعلقات کو مضبوط کرنے میں بھی نمایاں رہی۔

وائناڈ لینڈ سلائیڈنگ کو ’سنگین آفت‘ قرار دیا گیا

نئی دھلی، (ایجنسیاں) مرکزی حکومت نے وائناڈ میں ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ کو ’سنگین آفت‘ قرار دیا ہے۔ کانگریس کی جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے لوک سبھا کی رکن پرینکا گاندھی واڈرا نے اس اعلان پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ وزارت داخلہ نے کیرالہ حکومت کو ایک خط کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ مرکزی کابینہ کمیٹی کے جائزے کی بنیاد پر لینڈ سلائیڈنگ کو اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے، تاہم حکومت نے باز آبادکاری کیلئے خصوصی مالی امداد کے پیکیج پر کوئی وضاحت نہیں دی ہے۔ پرینکا گاندھی نے وزیر داخلہ امت شاہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس آفت کی شدت کو مدنظر رکھتے ہوئے بحالی اور باز آبادکاری کیلئے ضروری فنڈز فراہم کرنے پر فوری غور کریں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ’مجھے خوشی ہے کہ امت شاہ نے بالآخر وائناڈ سانحہ کو ’سنگین نوعیت کی آفت‘ قرار دینے کا فیصلہ کیا۔ اس سے متاثرین کی بحالی میں مدد ملے گی اور یہ ایک مثبت قدم ہے۔ اگر مناسب فنڈز جلدی فراہم کیے جائیں تو ہم سب شکرگزار ہوں گے۔‘ واضح رہے کہ 4 دسمبر کو پرینکا گاندھی کی قیادت میں کیرالہ کے اراکین پارلیمنٹ کے ایک وفد نے امت شاہ سے ملاقات کی تھی۔ ملاقات کے دوران پرینکا گاندھی نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ متاثرین کو فوری مالی امداد فراہم کرے اور علاقے میں بنیادی ڈھانچے کی بحالی کا کام شروع کرے۔ انہوں نے وزیر داخلہ سے اپیل کی کہ وہ ’جانبدار سیاست‘ سے بالاتر ہو کر وائناڈ کے لوگوں کے درد اور تکلیف کو سمجھیں۔ کیرالہ کے اراکین پارلیمنٹ نے بھی حکومت سے درخواست کی کہ وہ متاثرین کے گھروں، اسکولوں اور کاروبار کی بحالی کیلئے فوری فنڈز فراہم کرے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!

مضمون میں آر ایس ایس کے نظریات اور ان کے اثرات پر بات کی گئی ہے، جو ہندوستان کی جمہوریت اور سماجی ہم آہنگی کے لیے خطرہ بن چکے ہیں۔ انتہاپسندی کے بڑھتے اثرات پر تشویش ظاہر کی گئی ہے

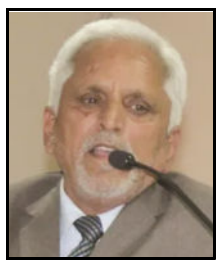

عبیداللہ ناصر

آر ایس ایس کے بانیوں میں سے ایک ڈاکٹر منجے ہٹلر سے متاثر ہو کر جرمنی گئے تھے۔ وہاں کی نازی پارٹی کے طریقہ کار سے متاثر ہو کر انہوں نے ہندوتوا کی بنیاد رکھی۔ جرمنی میں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد انہوں نے ہٹلر کی نسلی برتری اور یہودیوں کے خلاف پالیسیوں کا بغض سے مطالعہ کیا اور ان کے طریقہ کار کو اپنانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد انہوں نے مسولینی سے ملاقات کرنے کے لیے اٹلی کا سفر کیا اور وہاں کی فاشسٹ پارٹی کے طریقوں کو سمجھا۔ یہ سب تجربات آر ایس ایس کے نظریات کی بنیاد بنے اور اس کی تنظیم میں موجود رہے۔ آر ایس ایس نے کبھی بھی ہندوستان کے آئین کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ اس کی نظریاتی کتاب "بنچ آف تھاٹس" میں گرو گولوالکر نے واضح طور پر کہا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو دوسرے درجے کے شہری بنانا ضروری ہے۔ اس نظریے کا مقصد ہندوتوا کو فروغ دینا ہے، جو ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھ رہا ہے جہاں تمام اقلیتوں کو حقیر سمجھا جائے۔ یہ نظریہ جمہوریت کے اصولوں کے بالکل برعکس ہے، کیونکہ جمہوریت میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق ملتے ہیں، چاہے وہ کسی بھی مذہب یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔

ہندوستان میں آج جو سیاسی اور سماجی ماحول نظر آ رہا ہے وہ دراصل آر ایس ایس کی سو سالہ محنت اور دیرینہ خواب کا نتیجہ ہے۔ آر ایس ایس کے نظریات اور اس کی پالیسیوں کا اثر ہندوستان کی جمہوریت اور سماجی تانے بانے پر گہرا پڑا ہے۔ آر ایس ایس ایک ایسا ہندوستان چاہتا ہے جو صرف ہندوؤں کا ہو اور اس نظریے کے پیچھے گرو گولوالکر کی کتاب 'بنچ آف تھاٹس' ہے، جس میں انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ہندوستان میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے دوسرے درجے کے شہری ہونے کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ہے۔

آر ایس ایس کے بانیوں میں سے ایک ڈاکٹر منجے ہٹلر سے متاثر ہو کر جرمنی گئے تھے۔ وہاں کی نازی پارٹی کے طریقہ کار سے متاثر ہو کر انہوں نے ہندوتوا کی بنیاد رکھی۔ جرمنی میں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد انہوں نے ہٹلر کی نسلی برتری اور یہودیوں کے خلاف پالیسیوں کا بغض سے مطالعہ کیا اور ان کے طریقہ کار کو اپنانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد انہوں نے مسولینی سے ملاقات کرنے کے لیے اٹلی کا سفر کیا اور وہاں کی فاشسٹ پارٹی کے طریقوں کو سمجھا۔ یہ سب تجربات آر ایس ایس کے نظریات کی بنیاد بنے اور اس کی تنظیم میں موجود رہے۔

آر ایس ایس نے کبھی بھی ہندوستان کے آئین کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ اس کی نظریاتی کتاب "بنچ آف تھاٹس" میں گرو گولوالکر نے واضح طور پر کہا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو دوسرے درجے کے شہری بنانا ضروری ہے۔ اس نظریے کا مقصد ہندوتوا کو فروغ دینا ہے، جو ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھ رہا ہے جہاں تمام اقلیتوں کو حقیر سمجھا جائے۔ یہ نظریہ جمہوریت کے اصولوں کے بالکل برعکس ہے، کیونکہ جمہوریت میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق ملتے ہیں، چاہے وہ کسی بھی مذہب یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔

2014 میں جب بی جے پی کو اقتدار حاصل ہوا تو آر ایس ایس نے اپنے نظریات کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا۔ آئین میں تو کوئی تبدیلی نہیں کی گئی مگر اس کی روح کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف نفرت کا ماحول پیدا کیا گیا، اور ان کے حقوق سلب کرنے کے لئے مختلف اقدامات کیے گئے۔ مسلمانوں کی ماب لنچنگ، ان کے کاروبار اور املاک کو نشانہ بنانا اور ان کی مذہبی آزادیوں کو محدود کرنا عام ہو گیا۔

آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے 2014 کے بعد کئی بار ایسی باتیں کیں جو ان کے اپنے نظریات سے متصادم تھیں۔ وہ کھلے عام یہ کہتے نظر آئے کہ ہندوتوا کے لیے مسلمانوں کی موجودگی ضروری ہے اور مسلمانوں کے بغیر ہندوتوا مکمل نہیں ہوسکتا۔ اس کے علاوہ، انہوں نے کہا کہ ہندوستانی معاشرتی تانے بانے کا حصہ ہر فرد ہے، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ ان بیانات نے نہ صرف آر ایس ایس کی صفوں میں انتشار پیدا کیا، بلکہ اس کے حامیوں کے درمیان بھی اختلافات کو جنم دیا۔

دراصل، مودی ہوں یا یوگی یا امت شاہ یہ کٹر وادی ہندوؤں کے ہیرو ہو گئے ہیں حالت یہ ہے کہ مودی کی تصویر بھگوان رام سے بڑی بنا دی گئی اور ہندوؤں کے اس طبقہ نے اسے قبول کر لیا ہر ہر مہادیو کے دیومالائی نعرہ کی جگہ ہر ہر مودی ہو گیا اور ان ہندوؤں نے اسے بھی قبول کر لیا۔ رام مندر کے افتتاح کے موقع پر شنکراچاریہ نے مودی کی مخالفت میں کچھ کہہ دیا تو اتنی بڑی مذہبی شخصیت کو بھی ٹرول کرنا شروع کر دیا گیا ڈر تو یہ ہے کہ کہیں بھگوان رام مودی یوگی کی مخالفت میں کچھ بول دیں تو یہ عناصر شائد انہیں بھی نہ بخشیں

ہندوستان میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف انتہا پسندانہ رویہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ان کے حقوق کی پامالی اور ان کے مذہبی مقامات پر حملے بڑھتے جا رہے ہیں۔ مسلم خواتین کی اجتماعی عصمت دری، مسلمان نوجوانوں کا قتل، اور ان کے مذہبی اداروں پر حملے ان تمام مظالم کا حصہ بن چکے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف فضا کو زیادہ سے زیادہ زہر آلود کیا جا رہا ہے، اور اس کے پیچھے آر ایس ایس کے نظریات کی ہی سرپرستی نظر آتی ہے۔ ہندوتوا کے حامی مسلمانوں کو غیر ملکی سمجھتے ہیں اور ان کی موجودگی کو خطرے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

آر ایس ایس کا نظریہ صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہے، بلکہ عالمی سطح پر بھی اس پر تنقید کی جا رہی ہے۔ دنیا بھر میں آر ایس ایس کو ایک انتہا پسند تنظیم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا اور حکومتیں آر ایس ایس کے نظریات کو فروغ دیتی رہیں، تو آر ایس ایس کے ساتھ ساتھ ہندوستان بھی عالمی سطح پر مزید تنقید کا نشانہ بنے گا۔ عالمی برادری میں آر ایس ایس کے خلاف پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں، جو ہندوستان کے لیے ایک بڑی سیاسی اور سماجی پریشانی کا سبب بنے گا۔

موہن بھاگوت نے کئی بار اپنے پیروکاروں کو امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ملک کو تباہی کی طرف نہیں دھکیلنا چاہیے اور ایک امن پسند معاشرت کی ضرورت ہے۔ ان کے ان بیانات کا مقصد شاید یہی ہے کہ ملک میں بڑھتے ہوئے انتہا پسندانہ جذبات کو روکا جا سکے لیکن ان کے پیروکاروں کی طرف سے ان بیانات پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ اسی طرح، آر ایس ایس کے پیروکاروں کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ اگر وہ اس وقت کی انتہا پسندی کی لہر کو نہ روک سکے تو ملک کو ایک سنگین بحران کا سامنا پڑے گا۔

وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

XXXXXX

بیمار ہی صحیح لیکن مضبوطی سے دھڑک رہا جمہوریت کا دل

عام انتخابات نے بلاشبہ مودی کی طاقتور حکمرانی کی پیش قدمی کو روکا ہے مگر اداروں کی آزادی سے لے کر میڈیا کی غیر جانبداری تک ہندوستان کی جمہوری ساخت کی کمزوریاں گہری تشویش کا سبب بنی ہوئی ہیں

اشوک سوین

2024 کا عام انتخاب وسیع پیمانے پر ہندوستان کے جمہوری مستقبل کے حوالے سے ایک عوامی رائے شماری کے طور پر دیکھا گیا۔ مودی اور بی جے پی نے جارحانہ انداز میں انتخابی مہم چلائی اور عوام سے نہ صرف دوبارہ پارلیمانی اکثریت بلکہ دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کی اپیل کی تاکہ انہیں ہندوستان کے سیکولر آئین میں تبدیلی کا موقع مل سکے۔ اگر مودی اور بی جے پی کو ایسا ہی اکثریتی ووٹ مل جاتا تو ملک کے جمہوری تشخص میں گہرائی سے تبدیلی آجاتی۔ ہندوستانی عوام نے اس کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور بی جے پی لوک سبھا میں سادہ اکثریت بھی حاصل کرنے میں ناکام رہی جس کے نتیجے میں مودی کو ایک مخلوط حکومت بنانے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس انتخابات میں راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی ایک اہم بحالی بھی دیکھی گئی۔ کانگریس نے اپنی نشستوں کو تقریباً دوگنا کر لیا اور اس سے گاندھی کو اپوزیشن کے رہنما کا عہدہ ملا اور پارلیمنٹ میں اختلافات اور بحث کے عمل کو نئی زندگی ملی۔

تقریباً دو دہائیوں سے جمہوریت کے بارے میں عالمی بیانیہ یہی رہا ہے کہ اس میں زوال آ رہا ہے۔ کبھی حکمرانی کا ایک مضبوط طریقہ سمجھا جانے والا نظامِ جمہوریت دنیا کے مختلف کونوں میں لڑکھڑا گیا ہے، جس سے اقتدار پرستی، عوامی مقبولیت کی سیاست اور عدم رواداری کی مشقوں کو فروغ ملا ہے۔ تاہم، 2024 میں کچھ ایسی تبدیلیاں ضرور آئیں جنہوں نے امید کی ایک کرن دکھائی اور جن سے ثابت ہوا کہ دنیا میں بلاشبہ جمہوریت کمزور ہوئی ہے، پھر بھی اس میں لچک کی ایک اندرونی صلاحیت موجود ہے۔

سینیگال، جنوبی کوریا اور ہندوستان میں یہ لچک زیادہ نمایاں رہی۔ ان تینوں ممالک نے جمہوری رواداری کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا اور ان سے ادارہ جاتی طاقت، شہری شمولیت اور انتخابی سیاست کی اہمیت ثابت ہوئی۔ ہندوستان میں 2024 کا عام انتخاب دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت میں جمہوریت کے وجود کے لیے ایک اہم لمحے کے طور پر ابھرا۔

ساحلی علاقہ (صحرائے صحارا اور صحرائے سوانا کے درمیان شمالی وسطی افریقہ کا علاقہ) میں جمہوریت کی پستی انتہائی تشویشناک ہے۔ یکے بعد دیگرے فوجی بغاوتوں نے پورے خطے کو عدم استحکام کا شکار کر دیا ہے۔ پھر بھی، سینیگال نے 2024 میں پرامن انتخابات اور اقتدار کی منتقلی کے ساتھ اس رجحان کو چیلنج کیا۔ جنوبی کوریا میں صدر کی طرف سے مارشل لا نافذ کرنے کی کوشش میں جمہوریت کو شدید خطرہ لاحق ہوا لیکن ادارہ جاتی مضبوطی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے اراکین نے اس فیصلے کو واپس کر دیا اور عوامی مزاحمت کے باوجود فوج کو اپنے بیرکوں میں واپس بھیج دیا۔

شاید 2024 میں جمہوریت کی لچک کا سب سے مؤثر مظاہرہ ہندوستان سے آیا۔ گزشتہ ایک دہائی میں ہندوستان نریندر مودی اور ان کی جماعت بی جے پی کی قیادت میں جمہوریت کے تانے بانے کو مسلسل کمزور ہوتا دیکھ رہا ہے۔ 2014 سے لوک سبھا میں اکثریت کے ساتھ مودی حکومت نے اکثریتی قوم پرستانہ اور غیر جمہوری پالیسیوں کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ صحافت کی آزادی کو محدود کرنے سے لے کر عدلیہ کی آزادی کو کمزور کرنے اور اقلیتی برادریوں کو نشانہ بنانے تک، جمہوریت کی زوال کے آثار واضح ہو گئے تھے۔

2024 کا عام انتخاب وسیع پیمانے پر ہندوستان کے جمہوری مستقبل کے حوالے سے ایک عوامی رائے شماری کے طور پر دیکھا گیا۔ مودی اور بی جے پی نے جارحانہ انداز میں انتخابی مہم چلائی اور عوام سے نہ صرف دوبارہ پارلیمانی اکثریت بلکہ دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کی اپیل کی تاکہ انہیں ہندوستان کے سیکولر آئین میں تبدیلی کا موقع مل سکے۔ اگر مودی اور بی جے پی کو ایسا ہی اکثریتی ووٹ مل جاتا تو ملک کے جمہوری تشخص میں گہرائی سے تبدیلی آجاتی۔ ہندوستانی عوام نے اس کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور بی جے پی لوک سبھا میں سادہ اکثریت بھی حاصل کرنے میں ناکام رہی جس کے نتیجے میں مودی کو ایک مخلوط حکومت بنانے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس انتخابات میں راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی ایک اہم بحالی بھی دیکھی گئی۔ کانگریس نے اپنی نشستوں کو تقریباً دوگنا کر لیا اور اس سے گاندھی کو اپوزیشن کے رہنما کا عہدہ ملا اور پارلیمنٹ میں اختلافات اور بحث کے عمل کو نئی زندگی ملی۔

یقیناً مودی حکومت اقتدار میں باقی ہے لیکن 2024 کے انتخابات نے ان کی یکطرفہ حکمرانی کی صلاحیت کو واضح طور پر روک دیا ہے۔ بی جے پی کی قیادت میں طویل عرصے سے ختم ہو چکا پارلیمانی کنٹرول دوبارہ ابھرا ہے۔ مخلوط حکومت کی مجبوریاں اور مضبوط اپوزیشن نے جوابدہی کی ایک نئی سطح متعارف کرائی ہے جس سے مودی کے پہلے دو ادوار کی نشانی، اکثریتی قوم پرستانہ رجحانات، پر روک لگ گئی ہے۔ ہندوستان کا 2024 کا انتخاب دنیا بھر کے جمہوری ممالک کے لیے کئی اہم سبق فراہم کرتا ہے۔ سب سے پہلے، یہ بتاتا ہے کہ اصل طاقت ووٹرز کے ہاتھ میں ہے۔ ادارہ جاتی چیلنجز ہی میڈیا کی جانبداری سے لے کر انتخابی پولرائزیشن تک ہی ووٹرز ستمگرانہ حکمرانی کو روک سکتے ہیں۔ دوسرا، انتخابات نے ایک معتبر اپوزیشن کی اہمیت کو ثابت کیا۔ راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی بحالی نے ووٹرز کو بی جے پی کے بیانیے کا ایک عملی متبادل فراہم کیا۔ جمہوریت میں بحث کو فروغ دینے، جوابدہی کو یقینی بنانے اور اقتدار کے چند ہاتھوں میں سمٹنے سے روکنے کے لیے ایک مضبوط اپوزیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔

تیسرا، ہندوستان کا تجربہ جمہوریت کی حفاظت کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ 2024 کے انتخابات نے بلاشبہ مودی کے ستمگرانہ رجحانات کو روک دیا ہے، ہندوستان کی جمہوری ساخت میں کمزوریاں ہی اداروں کی آزادی سے لے کر میڈیا کی غیر جانبداری تک ہی گہری تشویش کا سبب بنی ہوئی ہیں۔

دنیا کے سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان میں جو کچھ بھی ہوتا ہے، اس کا عالمی جمہوری معیارات پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ آگے کا راستہ چیلنجز سے بھرا ہوا ہے لیکن 2024 کے عام انتخابات نے ہندوستان میں جمہوریت کی موت کی پیش گوئی کو بیچ میں ہی روک دیا ہے۔ سینیگال، جنوبی کوریا اور ہندوستان میں لچک کے مظاہرے دنیا بھر میں جمہوریت کے حامیوں کے لیے امید کی کرن ہیں۔ جمہوریت کے لیے جنگ کبھی ختم نہیں ہوتی، لیکن اس کے لیے ہمیشہ لڑنا ضروری ہوتا ہے۔

(مضمون نگار اشوک سوین سویڈن کی اپسالا یونیورسٹی میں امن اور تنازعہ کی تحقیق کے پروفیسر ہیں)

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کے لیے عمارت کے مانند ہے۔ جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو پیوست کیے ہوتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، راوی ابوموسیٰ ؓ)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

2024 بچوں کے لئے ایک بدترین سال!

وقت گزرنے کے لیے آتا ہے لیکن گزرتا ہوا وقت اپنی چھاپ چھوڑ کر جاتا ہے اور 2024 بھی اپنی چھاپ چھوڑ کر جا رہا ہے۔ یہ سال کئی لحاظ سے عالمی امن کے لیے ایک بدترین سال تھا۔ اس سال اکیلے غزہ جنگ میں اتنی بڑی تعداد میں بچوں کو جانیں گنوانی پڑی ہیں کہ اسی وجہ سے 2024 کو ایک بدترین سال قرار دے دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ویسے اقوام متحدہ کے ادارے یونیسیف نے تنازعات کا شکار بننے کی وجہ سے 2024 کو بچوں کے لیے ایک بدترین سال قرار دیا ہے۔ 2024 میں غزہ جنگ ختم ہونے کی کبھی ٹھیک طرح سے امید ہی نہیں بندھی۔ غزہ جنگ کے حوالے سے دنیا کے امن پسند لوگوں نے یہ دیکھ لیا کہ انسانیت کی باتیں کرنے اور انسانیت کی حفاظت کے لیے جنگ تک کے لیے تیار ہو جانے والے عالمی لیڈروں کی دراصل حقیقت کیا ہے، ان کے لیے انسانیت کا دوہرا پیمانہ ہے۔ وہ انسانیت کی باتیں ضرور کرتے ہیں مگر ہر ایک کو انسان نہیں مانتے۔ ایک جگہ انسانوں کو ہلاک کرنے والے عمل کے لیے وہ غیر منطقی جواز پیش کرتے ہیں تو دوسری جگہ انسانیت کے علمبردار نظر آنا چاہتے ہیں مگر ایک ساتھ دو جنگوں یعنی یوکرین اور غزہ کی جنگوں کے جاری رہنے سے ان کی حقیقت عالمی برادری کے لیے ناقابل فہم نہیں رہ گئی ہے۔ جذبات سے کھیلنے والے مسلم لیڈروں کی حقیقت بھی امن پسند عالمی برادری کے لیے فہم سے بالاتر نہیں رہ گئی ہے، یہ بات سمجھ میں آچکی ہے کہ انہیں نہ غزہ کے بچوں سے کچھ لینا دینا ہے اور نہ ہی شام کے لوگوں سے، ان کے لیے اپنے مفاد کی اہمیت ہے، البتہ امن پسند اور انسان دوست لوگوں کو باتوں سے بہلاتے رہتے ہیں مگر غزہ جنگ کے دراز ہو جانے سے اور کئی عیسائی اکثریتی ملکوں کے لیڈروں کے غزہ جنگ اور اہل غزہ کی مدد کے سلسلے میں واضح موقف اختیار کرنے سے مذہب کے نام پر کارڈ کھیلنے والے مسلم لیڈروں کی شبیہ مسخ ہوئی ہے، یہ میسیج گیا ہے کہ امن پسندی کو کسی خاص مذہب کے ماننے والے لیڈروں تک محدود کر کے دیکھنا مناسب نہیں۔ اور اگر لگتا ہے تو پھر اس سوال کے جواب پر پہلے غور کر لینا چاہیے۔ اہل غزہ کے لیے جتنا واضح موقف عیسائی اکثریتی ملکوں نے اختیار کیا اتنا واضح موقف کس مسلم ملک نے اختیار کیا ہے؟ ترکیہ کے صدر اردگان نے بیانات کے علاوہ اہل غزہ کے لیے کیا ٹھوس کام کیا ہے، یہ خود انہیں ہی بتا دینا چاہیے، البتہ شام میں بشار الاسد کو اقتدار سے ہٹانے میں ان کے رول کی اہمیت سے انکار کی گنجائش نہیں مگر بشار کے اقتدار سے ہٹتے ہی اسرائیل نے شام پر بمباری کا سلسلہ شروع کیا تو عبوری حکومت کے لڑاکے اسے اسی طرح جواب نہیں دے سکے جیسے لبنان میں حزب اللہ نے یا غزہ میں حماس نے دیا ہے۔ ایسی صورت میں 2025 بھی مشرق وسطیٰ کے لیے خدشات بھرا ہی ہوگا۔

امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے یوکرین اور غزہ جنگوں کو ختم کرانے کی بات کہی تو ہے مگر نئے سال میں یوکرین جنگ کے بھی ختم ہونے کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ادھر کے مہینوں میں امریکی صدر جو بائیڈن اور امریکہ کے اتحادی ممالک کی یوکرین جنگ کے سلسلے میں جو پالیسی رہی ہے، اس سے یہ نہیں لگتا کہ جنگ ختم کرانے کے لیے وہ روس اور یوکرین کے نمائندوں کو مذاکرات کی میز تک لانا چاہتے ہیں۔ فی الوقت یہی لگتا ہے کہ 2025 میں بھی یوروپی لیڈران اس اندیشے سے نجات نہیں پاسکیں گے کہ کب یوکرین جنگ کی توسیع ہو جائے۔ یہ صورتحال جرمنی، برطانیہ، فرانس اور اٹلی جیسے ان یوروپی ممالک کے لیے ٹھیک نہیں جن کی اقتصادی حالت خستہ ہے۔ ٹرمپ کے اقتدار کی باگ ڈور سنبھال لینے کے بعد کیا ان کی اقتصادی حالت میں بہتری آئے گی؟ اس کا امکان کم ہی نظر آتا ہے۔

وطن عزیز ہندوستان کے لیے 2024 سائنسی کامیابیوں کے لحاظ سے ایک اہم سال ثابت ہوا۔ یکم جنوری، 2024 کو اِسرو نے کازمک ایکس۔ رے اور پولرائزیشن کے مطالعے کے لیے اسپیس آبزرویٹری، ایکسپوسیٹ (XPoSat) کی کامیاب لانچنگ کی، یہ سلسلہ SpaDeX تک پہنچا اور اس سے آگے اسپیس اسٹیشن تک جانے کی امید ہے۔ پڑوسی ممالک سے تعلقات کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بنگلہ دیش میں نئے حالات بنے مگر مالدیپ کی حکومت نے ہندوستان کی اہمیت محسوس کر لی۔ توقع رکھی جانی چاہیے کہ 2025 وطن عزیز کے لیے ایک بہتر سال ہوگا۔

بین الاقوامی اتحاد کا سب سے بڑا فوجی قافلہ عراق سے شام داخل

دمشق (ایجنسی): امریکہ کی حمایت یافتہ سیریئن ڈیموکریٹک فورسز'ایس ڈی ایف' اور ترکیہ کے وفادار مسلح دھڑوں کے درمیان شمال مشرقی شام میں ایک ماہ سے تصادم جاری ہے۔ دوسری طرف امریکہ کی قیادت میں بین الاقوامی اتحاد نے 'ایس ڈی ایف' کو مزید فوجی کمک بھیجی ہے۔ العربیہ/الحدث کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ سابق صدر بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد اتحادی افواج کا سب سے بڑا قافلہ عراق کے کردستان علاقے کے ساتھ الولید کراسنگ سے شام کی سرزمین میں داخل ہوا۔

نامہ نگار نے مزید کہا کہ قافلے میں ہتھیار، گولہ بارود اور لاجسٹک آلات سے لدے 60 ٹرک شامل تھے، جو حسکہ اور دیر الزور گورنری میں اتحادی اڈوں کی طرف روانہ ہوئے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسد کے سقوط کے بعد سے اب تک قافلوں کی تعداد 6 تک پہنچ چکی ہے جن میں تقریباً 210 ٹرک شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ کمک دیر الزور، رقہ اور کوبانی (عین العرب) میں امریکی بکتر بند گاڑیوں اور فوجیوں کی ایک بڑی نقل و حرکت کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔

امریکی انتظامیہ جس کے نمائندوں نے گذشتہ ہفتے دمشق میں نئی انتظامیہ کے سربراہ احمد الشرع سے ملاقات کی تھی نے گذشتہ دنوں بار بار خبردار کیا تھا کہ داعش شام میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے فائدہ اٹھائے گی اور بشار الاسد کے اقتدار کے خاتمے کے لیے دہشت گردی کی کارروائیوں کو انجام دینے کی کوشش کرے گی۔ واشنگٹن نے ترکیہ کو نرم پیغامات بھی بھیجے کہ وہ ایس ڈی ایف پر حملہ نہ کریں لیکن انقرہ نے زور دے کر کہا کہ کرد فورسز کے پاس ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

حوثیوں کا بھی وہی حال کریں گے جو حماس اور حزب اللہ کا کیا ہے: اسرائیل

اقوام متحدہ (ایجنسی): اقوام متحدہ میں اسرائیل کے سفیر نے پیر کے روز خبردار کیا ہے کہ ایرانی حمایت یافتہ حوثیوں نے اسرائیل پر میزائل حملے نہ روکے تو حوثیوں کو بھی اسی خطرے کا سامنا ہوگا جس قابل رحم قسمت سے حماس اور حزب اللہ کے بعد بشار الاسد کو گزرنا پڑا ہے۔ اسرائیلی سفیر ڈینی ڈانون نے ایران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اسرائیل کے پاس ایسی قوت موجود ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ایران سمیت کسی بھی ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ اس لیے اسرائیل ایرانی حمایت یافتہ پراکسیز کے حملوں کو برداشت نہیں کرے گا۔ اسرائیلی سفیر کے ان خیالات کے محض چند گھنٹوں بعد اسرائیل نے اعلان کیا ہے کہ یمن سے آنے والے میزائل کو روک دیا گیا ہے۔

جنوبی کوریا کے معطل صدر کی مشکلیں بڑھیں، گرفتاری وارنٹ جاری

سیول (ایجنسی): جنوبی کوریا کی عدالت نے معطل صدر یون سُک یول کے لیے گرفتاری وارنٹ کو منظوری دے دی ہے۔ صدر یون سُک یول پر 3 دسمبر کو مارشل لا نافذ کرنے کے فیصلے پر مواخذہ لگایا گیا تھا اور اقتدار سے معطل کر دیا گیا۔ جوائنٹ انویسٹی گیشن ہیڈکوارٹر نے ایک بیان میں کہا، "جوائنٹ انویسٹی گیشن ہیڈکوارٹر کی طرف سے معطل کیے گئے صدر یون سُک یول کے لیے گرفتاری وارنٹ اور تلاشی وارنٹ صبح میں جاری کیا گیا ہے۔" مقامی میڈیا کے مطابق جنوبی کوریا میں کسی موجودہ صدر کے لیے جاری کیا گیا یہ پہلا گرفتاری وارنٹ ہے۔ سی آئی او نے گرفتاری وارنٹ دینے کے عدالت کے موقف پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ یون کے لیے گرفتاری وارنٹ کب اور کیسے نافذ کیا جائے گا۔

جنوبی کوریا کی صدر سیکورٹی سروس نے ایک بیان میں کہا تھا کہ وہ صحیح پیش رفت کے مطابق گرفتاری وارنٹ پر غور کرے گی۔ سی آئی او نے کہا کہ عدالت نے یون کی رہائش کی تلاشی کے وارنٹ کو بھی منظوری دے دی۔ اس سے پہلے صدر سیکورٹی سروس کے ذریعہ پہنچ کو بلاک کرنے کی وجہ سے پولیس نے جانچ کے حصے کے طور پر صدر دفتر پر کامیابی سے چھاپہ ماری کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام ثابت ہوئی۔

اعلیٰ عہدے داروں کے لیے کرپشن انویسٹی گیشن آفس نے تصدیق کی ہے کہ اس نے سیول ویسٹرن ڈسٹرکٹ کورٹ سے وارنٹ کی گزارش کی ہے۔ وہ اقتدار کے غلط استعمال اور بغاوت کی سازش رچنے کے الزام کو لے کر یون سے پوچھ تاچھ کرنا چاہتے ہیں۔ یون نے پوچھ تاچھ کے لیے حاضر ہونے کے جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم اور پبلک پروزیکیوٹرس کی کئی گزارش کو ٹال دیا ہے اور ساتھ ہی اپنے دفاتر میں تلاشی بھی نہیں کرنے دی ہے۔

آر ایل ڈی کے ایم ایل اے اشرف علی خان کے رہائش گاہ کو راجپوت برادری نے قلعہ ہونے کا دعویٰ کیا

جلال آباد (قاضی طارق)

شاملی سنبھل کے بعد اب راجپوت برادری کے لوگوں نے بھی اتر پردیش کے شاملی میں جلال آباد قصبہ کے منہار کھیڑا قلعہ پر دعویٰ کیا ہے۔ راجپوت برادری کے لوگوں نے وزیر اعلیٰ اور محکمہ آثار قدیمہ کو ایک خط بھیجا تھا جس میں راشٹریہ لوک دل کے تھانہ بھون کے ایم ایل اے اشرف علی خان کے آبائی گھر کو منہار کھیڑا قلعہ بتایا گیا تھا، جس کی بنیاد پر ضلعی انتظامیہ نے محکمہ آثار قدیمہ کو رپورٹ بھیجی تھی۔

معاملہ شاملی ضلع کے قصبہ جلال آباد کا ہے۔ یہاں راشٹریہ لوک دل کے تھانہ بھون کے ایم ایل اے اشرف علی خان کی رہائش گاہ ہے، جس کی پوری رہائش ایک قلعے کے اندر بنی ہوئی ہے۔ اب اس قلعے کو لے کر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے، راجپوت برادری کے لوگوں نے اس قلعے کا نام منہار کھیڑا قلعہ رکھا ہے اور چند ماہ قبل محکمہ آثار قدیمہ اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے شکایت کی تھی، جس کی شکایت پر شاملی انتظامیہ نے حکومت کو رپورٹ درج کرائی تھی۔ محکمہ آثار قدیمہ نے بھیج دیا ہے۔

شکایت کنندہ بھانو پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ جلال آباد پہلے منہار کھیڑا تھا، یہاں میرے آباؤ اجداد نے حکومت کی، 1690 میں جلال خان نے اس پر قبضہ کر کے میرے آباؤ اجداد کو ایک دعوت میں زہر دے دیا، یہاں کی رانیوں اور چھوٹی بچیوں نے جوہر کا ارتکاب کیا تھا۔ بوڑھے اور بچے سب مارے گئے، یہ شہر مہابھارت دور کا شہر ہے۔

یہاں پانڈوؤں نے جلاوطنی کا وقت گزارا۔ آچاریہ دھومایا کا آشرم بھی یہاں موجود تھا۔ یہ قلعہ بہت قدیم قلعہ ہے۔ بادشاہ دھرو نے 1350 میں یہاں حکومت کی، اس کے بعد کرم چند بادشاہ تھا، کرم چند کے 7 بیٹے تھے۔ جس نے اردگرد 12 گاؤں قائم کیے جو آج بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد ادے بھان سنگھ تخت پر بیٹھا۔

اس کے بعد ان کے بیٹے بہاری سنگھ، چندر بھان سنگھ، سردار سنگھ، بھکن سنگھ اور گوپال سنگھ پیدا ہوئے۔ یہ گوپال سنگھ کے دور میں تھا جب جلال خان نے اس کے قلعہ جلال آباد پر قبضہ کر لیا تھا۔ میں راجہ گوپال سنگھ کی 16 ویں نسل سے ہوں، ہم نے ثبوت کے ساتھ عزت مآب وزیر اعلیٰ اور محکمہ آثار قدیمہ کو شکایت درج کرائی تھی۔ اس ثبوت کی بنیاد پر محکمہ نے سروے کیا ہے۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر سروے رپورٹ درج کی گئی ہے، اس کے تمام دستاویزات ایس ڈی ایم اور ڈی ایم صاحب کو دے دیے گئے ہیں۔ ہم وزیر اعلیٰ اور محکمہ آثار قدیمہ کے اس قلعہ کے تحفظ کے منتظر ہیں۔ 1868 میں اشرف علی خان کے آباؤ اجداد نے سہارنپور کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا تھا جسے مسترد کر دیا گیا تھا۔ جس میں انہوں نے دکانوں مکانات مندروں جیلوں دیگر مقامات پر جو بھی کام کیا جائے گا اس کے بدلے ٹیس کا مطالبہ کیا تھا جج نے اسے مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوؤں کے کسی مذہبی مقام پر آپ کا کوئی حق نہیں ہے اپ کے ہاں اباد ہونے سے پہلے یہاں ہندو آبادی رہتی تھی بھانو پرتاب سنگھ نے کہا کہ اگر ہمارے مطالبات نہیں مانے گئے تو ہم بڑے پیمانے پر تحریک کا منصوبہ بنائیں گے اور منظم کریں گے اس معاملے میں ایس ڈی ایم صدر حامد حسین نے بتایا کہ اتر پردیش کے محکمہ آثار قدیمہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے نقشہ اور ریوینیو ریکارڈ بھیج دیا گیا ہے ہم دیکھیں گے مزید کہا کہ کاروائی کی جائے گی ابھی تک کوئی خط نہیں موصول ہوا وہ زمین آبادی کا نمبر ہے اس میں کسی کی آبائی جائیداد یا کسی اور قلعہ کا ذکر نہیں ہے جب کوئی معاملہ سامنے آئے گا تو تمام فریقین کو دیکھا جائے گا ابھی صرف ریکارڈ منگوایا گیا ہے کاغذات کی کوئی بات نہیں ہوئی ہے اس موقع پر تھانہ بھون اسمبلی رکن اشرف علی خان نے بتایا کہ ہمیں نہ کوئی اس کی خبر ہے نہ کوئی ہمیں نوٹس ملا ہے انہوں نے اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے۔

اتر ریلوے

ای ٹنڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ٹی آر ڈی، حضرت گنج، ڈویژنل ریل منیجر آفس، لکھنو کے ذریعہ مقررہ فارم پر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مہر بند کھلے ای ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

ای ٹنڈر نوٹس نمبر	ٹی آر ڈی۔21۔ سینئ ڈی ای ای۔ لکھنو-24
کام کا نام	لکھنو ڈویژن کے مشن رفتار کے سلسلے میں اموسی۔ مانک نگر سیکشن میں رفتار کو 160/200 کلومیٹر فی گھنٹے تک بڑھانے کے لئے او ایچ ای ترمیم کام کا ڈیزائن سپلائی، تعمیر، انسپکشن اور کمیشننگ کا کام اور اموسی۔ کانپور سیکشن پر 160/200 کلومیٹر فی گھنٹہ رفتار بڑھانے کے لئے 2x25 کے وی سسٹم کے لئے او ایچ ای ترمیم کام (باقی)"
تخمینہ لاگت	14,02,91,797.13 روپئے
زر بیعانہ	8,51,500.00/- روپئے
کام پورا کرنے کی مدت	06 ماہ
ٹنڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ اور کھلنے کی تاریخ:	مورخہ 24.01.2025 کو 15.00 بجے تک اور کھلنے کا وقت اسی دن 15.00 بجے کے بعد
آفر کی مدت مجاز	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے 90 دن۔
اتر ریلوے کی ویب سائٹ	مزید معلومات اتر ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر چیک کی جا سکتی ہے
اہلیتی پیمانہ	ٹنڈر دہندہ تب تک ٹنڈر ڈالنے کے اہل نہیں ہیں، جب تک کہ وہ مندرجہ ذیل اہلیتی

پیمانہ پورا نہیں کرتے:۔ 1 ٹنڈر دہندہ کی کم از کم اوسط سالانہ ٹنڈر جاتی کاروباری/این یا 'وی' جو بھی کم ہو ہونا چاہئے: جہاں وی=ٹنڈر کی مشتہر قیمت کروڑ روپے میں این= کام پورا کرنے کیلئے مقررہ سالوں کی تعداد جس کے لئے بولیاں مدعو کی گئی ہیں۔ ٹنڈر دہندہ پچھلے سات مالی سال (ٹنڈر کے مدعو کرنے کے ایک ماہ قبل کے آخری دن تک): "کم سے کم ایک عام نوعیت کے تین کام کا 30 فیصد کم از کم مشتہر رقم کا کام کیا ہو" یا "کم سے کم ایک عام نوعیت کے دو کام کا 40 فیصد کم از کم مشتہر رقم کا کام کیا ہو"۔ ایک عام کام کا مطلب ہوگا: Similar work means design, supply,erection,testing & commissionin of 50 Hz.Single Phase 25KV AC OHE. 3، ٹنڈر دہندہ اپنے آفر کے ساتھ بجلی کے ٹھیکیداروں کے مجاز لائسنس کی مصدقہ فوٹو کاپی ضرور جمع کریں۔

نوٹ: اس ٹنڈر کیلئے کسی بھی طرح کے مینول آفروں کی اجازت نہیں ہے اور کسی بھی طرح حاصل مینول آفر نظر انداز/خارج کر دیا جائے گا۔ مکمل تفصیل ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر اپ لوڈ کر دی گئی ہے۔

نمبر۔ ٹی آر ڈی۔21۔ سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر۔ لکھنو۔24 مورخہ 27.12.2024 3985/2024

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جا سکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مواد کی حقانیت اور دعووں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ **لوہیا نامہ**، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، **ایڈیٹر: جاوید احمد**
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

بی جے پی حکومت نے تعلیم اور صحت کا نظام تباہ کر دیا ہے

بی جے پی اپوزیشن لیڈروں کے امیج کو داغدار کرنے کی سازشیں کرتی ہے: اکھلیش یادو

لکھنؤ (ایجنسی)
سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی منفی سیاست کرتی ہے۔ اپوزیشن لیڈروں کے امیج کو داغدار کرنے کی سازشیں کرتی ہے۔ اس حکومت نے تعلیم اور صحت کا نظام تباہ کر دیا ہے۔ امن و امان تباہ ہو چکا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ڈبل انجن والی حکومت ہے لیکن بی جے پی حکومت کا کوئی کارنامہ نہیں ہے۔ مہنگائی اور بے روزگاری اپنے عروج پر ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے آج لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آڈیٹوریم میں بڑی تعداد میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسان، نوجوان، غریب اور متوسط؟؟ طبقہ سبھی پریشان ہیں۔ یہ یقینی ہے کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی اقتدار سے باہر ہو جائے گی اور سماج وادی پارٹی حکومت بنائے گی۔ بی جے پی حکومت اور اس کے وزیر اعلیٰ کے پاس کوئی ویژن نہیں ہے۔ بی جے پی جمہوری نظام کو تباہ کر رہی ہے۔ طاقت کا غلط استعمال کرتا ہے۔ انتظامیہ کو اپنے سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرتی ہے۔

سنبھل واقعہ جان بوجھ کر بی جے پی حکومت کی وجہ سے ہوا تھا۔ سنبھل میں انتظامیہ نے معصوم لوگوں کی جان لی۔ انتظامیہ اور اہلکار دباؤ میں کام کر رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت جعلی خبروں کو فروغ دے رہی ہے۔ وہ اپنے سیاسی فائدے کے لیے دوسروں کی شبیہ کو خراب کرنے کی مہم چلاتی ہے۔ بی جے پی بہت سازشی پارٹی ہے۔ یہ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اس کی ہر حکمت عملی ہوشیار ہے اور موقع ملتے ہی اپنے اصلی رنگ دکھاتی ہے۔

شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی زمین پر کوئی کام نہیں کرتی ہے۔ یہ کام کرنے کے بجائے صرف اس کی تشہیر کرتا ہے۔ مہاکمبھ کا انعقاد 2013 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت میں کامیابی کے ساتھ کیا گیا تھا۔ سماج وادی حکومت کے تحت منعقد ہونے والے مہاکمبھ کو ملک کے ساتھ ساتھ بیرون ملک بھی سراہا گیا۔

اس بار کمبھ کا پہلا غسل 13 جنوری 2025 کو ہے لیکن ابھی تک تیاریاں مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ بہت زیادہ تکلیف اور افراتفری ہے۔ بی جے پی حکومت مہاکمب جیسے مقدس پروگرام سے بھی کھیل رہی ہے۔ اس حکومت کی توجہ مہاکمبھ میں عقیدت مندوں کو سہولیات اور سہولیات فراہم کرنے کے بجائے اپنی ہی تشہیر پر مرکوز ہے۔

جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ مہاکمب ایک مقدس تقریب ہے۔ ملک اور دنیا بھر سے کروڑوں لوگ بغیر کسی دعوت کے یہاں آتے ہیں اور سنگم میں نہا کر نیکیاں کماتے ہیں۔ مہاکمب میں آنے والا ہر عقیدت مند برابر ہے۔ اس میں بھی بی جے پی خصوصی اور عام کی تفریق کرتے ہوئے سماجی فاصلے پیدا کرنے سے باز نہیں آ رہی ہے۔

مدرسہ مظہر الاسلام میں فائزین علی گڑھ کیلئے تہنیتی جلسہ

لکھنؤ (پریس ریلیز)
تعلیم و تعلم دو ایسے عنصر ہیں، جو انسان کو انسان بنانے میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں، جن کے بغیر انسان میں انسانیت کا آجانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لہذا ان دونوں عناصر کو فروغ دینے اور پروان چڑھانے کے لیے حفلات و مسابقات کے انعقاد عمل میں آتے رہتے ہیں۔ انہی کی ایک کڑی بتاریخ 24 دسمبر 2024 بمقام مدرسۃ العلوم الاسلامیہ علی گڑھ منعقد ہونے والا مسابقہ بین المدارس بھی ہے۔ جو کہ 11 نشستوں پر منقسم تھا، اس مسابقہ کی ترتیب یہ تھی کہ اولا ہر نشست میں طلبہ کے مابین مقابلہ ہوا اور حکم صاحبین کے فیصلے کے مطابق طلبہ کو اول، دوم، سوم اور چہارم پوزیشن سے نوازا گیا۔ پھر اخیر نشست میں مدارس کے مابین مقابلہ ہوا، اس طور پر کہ تمام مدارس کے فائزین کو شمار کیا گیا اور سب سے زیادہ فائزین والے کو اول اس کے بعد والے کو دوم قرار دیا گیا۔

بحمد للہ و فضلہ تعالی مدرسہ مظہر الاسلام واقع بلوچپورہ لکھنؤ کو تقریبا 10 انعامات کے نتیجے میں انعام دوم سے نوازا گیا، انہی طلبہ کے اعزاز کرام میں بتاریخ 30 دسمبر سن 2024 عیسوی بروز پیر ایک جلسہ کا انعقاد ہوا، اولا تلاوت کلام اللہ ہوئی جس کے فرائض انجام عبداللہ فہیم نے ادا کیے بعد ازیں محمد سہیل نے نعت نبی پیش کی اس کے بعد مدرسہ ہذا کی انجمن جمعیۃ الاصلاح کے نگراں حضرت مولانا نیاز الحق صاحب ندوی نے محفل کے مقاصد پر روشنی ڈالی بعد ازیں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب ندوی، مولانا عمیر صاحب ندوی، مولانا مشتاق صاحب ندوی، مفتی زید صاحب ندوی، مولانا صغیر صاحب ندوی اور دیگر اساتذہ کرام نے حضرت مولانا عمار عبدالعلی صاحب حسنی ندوی مہتمم مدرسہ ہذا کا شال پہنا کر استقبال کیا، پھر اس کے بعد تمام فائزین کو انعامات سے نوازا گیا اخیر میں حضرت مہتمم صاحب کا خطاب ہوا جس میں انہوں نے طلبہ کو مزید محنت کی تاکید فرمائی اور تمام فائزین کو مبارکباد دی۔ بزم ہذا میں حضرت مہتمم صاحب کے ساتھ ساتھ جملہ اساتذہ کرام نے بشمول تمام طلبہ کے شرکت فرمائی۔

مدرسہ ام سلمٰی للبنات کا جلسہ تقسیم اسناد

لکھنؤ (پریس ریلیز) مدرسہ ام سلمٰی للبنات قصبہ امیٹھی ضلع لکھنؤ میں جلسہ تقسیم اسناد کا آغاز منتشا بانو نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ بطور مہمان خصوصی شریک مولانا محمد طاہر ندوی انچارج مدرسہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کیا ہم اپنے بچوں کو وہ تعلیم دے رہے ہیں جس سے وہ مسلمان بن کر جی سکیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے دینی تعلیم سے آراستہ کریں۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ تقریب میں مدرسہ کے بچوں میں اسناد و انعامات تقسیم کیے گئے۔ جلسہ کی صدارت حافظ محمد شریف و صغریٰ فاطمہ اور نظامت معلّمہ صدف خانم نے کی۔ جلسہ میں معلّمہ صغریٰ فاطمہ کو بیسٹ اردو ٹیچر، مولانا احمد عثمان ندوی کو بیسٹ عربی ٹیچر اور مولانا محمد طاہر ندوی کو بیسٹ اردو اسپیکر کا ایوارڈ دیا گیا۔ مولانا محمد طاہر ندوی کی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ اس موقع پر ملا جیون امیٹھی اور مولانا نوشاد علی ندوی کا تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا احمد عثمان ندوی سمیت مدرسہ کے طلباء اور قرب و جوار کے لوگ موجود تھے۔

’پرتو: عکس معرفت‘ آنے والی نسلوں کیلئے ایک دستاویز: مولانا خالد رشید

لکھنؤ (پریس ریلیز)
’پرتو: عکس معرفت‘ آنے والی نسلوں کیلئے ایک دستاویز ہے۔ اردو زبان و ادب کو فخر ہے کہ مست حفیظ رحمانی جیسی شخصیت نے سیتاپور کو اردو علم و ادب کا گہوارہ بنا دیا۔ انھوں نے اردو کو زندہ و جاوید رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ محبان اردو کو چاہئے کہ وہ مست حفیظ رحمانی کو اپنا مشعل راہ بنائیں۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کیا۔ وہ مولانا آزاد میموریل اکادمی کے مجاہد اردو، کہنہ مشق شاعر، صحافی و بزم اردو سیتاپور کے صدر مست حفیظ رحمانی کے نعتیہ مجموعہ ’عکس معرفت‘ کے تبصروں پر مشتمل خوشتر رحمانی کے مرتبہ مجموعہ ’پرتو: عکس معرفت‘ کی رونمائی میں بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ رشید بارہ دری اسلامک سنٹر آف انڈیا عیش باغ میں ہوئے جلسہ کا آغاز قاری محمد مبارک نے تلاوت قرآن سے کیا۔ ہدیۂ نعت یاسین ابن عمر نے پیش کیا۔

مولانا عبدالعلی فاروقی نے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مست حفیظ رحمانی نے اردو جرائد و رسائل کو جاری و ساری رکھنے میں ان اداروں کی ہمیشہ مالی مدد کی جو اردو سے بے پناہ لگاؤ کی علامت ہے۔ صدر جلسہ احمد ابراہیم علوی نے کہا کہ مست حفیظ رحمانی ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ انھوں نے اردو کی ترویج و ترقی میں نمایاں خدمات پیش کیں، خدمت خلق سے عوام کے دلوں میں جگہ بنائی۔ نظامت کر رہے اکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے اکادمی و شرکاء کی جانب سے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال پر تعزیتی قرارداد پیش کی۔ اس کے علاوہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی کے برادر نسبتی سید نوید شیر اور احمد منزل کی معروف شخصیت ظفر احمد کے انتقال پر دعائے مغفرت کی گئی۔ تقریب میں صحافی سہیل وحید نے مست حفیظ رحمانی کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ جس قدر و منزلت کے مالک ہیں، انھوں نے کبھی اس کا اظہار نہیں کیا۔ وہ دبستان سیتاپور کی شعری و ادبی فضا کا مرکزی حوالہ رہے ہیں۔ مجھے ان کا شاگرد ہونے پر فخر ہے۔ درگاہ بو علی قلندر کاکوری کے سجادہ نشین عین الحیدر نے انھیں سچا عاشق رسول قرار دیا۔ مفتی محمد نسیم نے انھیں اردو ادب کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی، پرویز ملک زادہ، واصف فاروقی وغیرہ نے بھی اظہار خیال کیا۔ چرن سنگھ بشر نے حالات حاضرہ اور نعت مقبولؐ پر اشعار پیش کیے۔

بزم شبلی کے تحت ماہانہ طرحی نشست کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز)
بزم شبلی کی ماہانہ طرحی نشست بر مصرعہ ’تم آئے ہو تمہیں بھی آزما کر دیکھ لیتا ہوں‘ بزم کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی کی قیام گاہ سرودے نگر میں زیر صدارت خالد صدیقی صبرحدی منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر منصور حسن خاں بطور مہمان خصوصی اور ڈاکٹر ثروت تقی بطور مہمان اعزازی شریک ہوئے۔ نظامت بزم کے سکریٹری عقیل غازیپوری نے کی۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

اگر ہو خامشی میری تدارک جبر پیہم کی
تو میں منہ میں دہی اپنے جما کر دیکھ لیتا ہوں
خالد صدیقی صبرحدی

مرے ہی حوصلے مجھ کو یہاں تک لے کے آئے ہیں
کہ جو میں وقت سے نظریں ملا کر دیکھ لیتا ہوں
ڈاکٹر منصور حسن خاں

بھری محفل میں بھی نظریں چرا کر دیکھ لیتا ہوں
تجھے پردہ نشیں میں چھپ چھپا کر دیکھ لیتا ہوں
ڈاکٹر شمس سندیلوی

ادب سے عاجزی سے سر جھکا کر دیکھ لیتا ہوں
تری قربت کو میں سجدے میں جا کر دیکھ لیتا ہوں
عقیل غازیپوری

سنا ہے موت ٹل جاتی ہے اس افواہ سے یارو
خبر پھر اپنے مرنے کی اڑا کر دیکھ لیتا ہوں
شکیل گیاوی

ترے نزدیک آنے کی اگر یہ شرط اول ہے
تو پھر خود کو تری خاطر مٹا کر دیکھ لیتا ہوں
سلیم تابش لکھنوی

کبھی جب گردش حالات مجھ کو گھیر لیتے ہیں
تو میں ماضی کی جانب مسکرا کر دیکھ لیتا ہوں
عاصم ملیح آبادی

مصیبت میں کسی کی کب کوئی کچھ کام آتا ہے
تم آئے ہو تمہیں بھی آزما کر دیکھ لیتا ہوں
نور محمد نجمی لکھنوی

در مولا پہ سر اپنا جھکا کر دیکھ لیتا ہوں
میں اپنی سوئی قسمت کو جگا کر دیکھ لیتا ہوں
ہارون بارہ بنکوی

مجھے معلوم ہے ساحل پلٹ کر وہ نہ آئے گا
صدائیں پھر بھی میں اس کو لگا کر دیکھ لیتا ہوں
اے آر ساحل

ان کے علاوہ ضیاء تقوی نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ نشست کے اختتام پر بزم کے جنرل سکریٹری نے شعراء و سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ بزم کی اگلی طرحی نشست 28 جنوری بروز اتوار دوپہر 2 بجے مقررہ مقام پر داغ دہلوی کے مصرعہ ’ہم دیکھنے کی والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں‘ پر منعقد ہوگی۔

حافظ احمد رضا کو عمرے کا انعام حقیقت میں اللہ کا انعام ہے: اشتیاق احمد قادری

شہرت گڈھ (نامہ نگار) انڈونیپال بارڈر پر واقع مٹیریا کے رہنے والے ممتاز خان کے صاحبزادے حافظ احمد رضا خان نے درس نظامی کے امتحان میں اعلی نمبروں سے کامیابی حاصل کر کے اپنے ادارہ دارالعلوم حبیب الرضا بگھی روڈ اساتذہ کے نام کے ساتھ اپنے والدین اور پورے گاؤں کا نام روشن کیا واضح ہو کہ امتیازی نمبر کے ساتھ کامیاب ہونے پر ادارہ کی طرف سے حافظ احمد رضا خان کو عمرے کا ٹکٹ دیا گیا اس موقع پر مٹیریا واقع ان کی رہائش گاہ پر ایک پروگرام کا انعقاد علامہ ایوب القادری منیجر فضل حق اکیڈمی کی صدارت میں ہوا جس میں قاری جسیم فیضی لکھنو مولانا عدنان محمد یسین خان معراج فیضی وغیرہ نے نعت رسول کا نذرانہ عقیدت پیش کیا پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مقرر خصوصی علامہ اشتیاق احمد قادری استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے کہا کہ حج اور عمرہ دو عظیم عبادتیں ہیں حج کی طرح عمرہ بھی گناہوں کی معافی کا بڑا ذریعہ ہے عمرہ ایک روحانی سفر ہے جو ہر سال لاکھوں مسلمانوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرنے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے ان کی ضروریات کے لیے دعا کرنے اور اپنے ایمان کی تجدید کے لیے کیا جاتا ہے آج بہت ہی تاریخی اور مبارک گھڑی ہے جب کہ حافظ احمد رضا خان دوسرے بچوں اور والدین کے لئے مثال بنتے ہوئے مدرسہ کی تعلیم کی برکتوں کے طفیل زیارت حرمین شریفین کے لئے جا رہے ہیں حوصلہ افزائی سے بچوں کی خوابیدہ صلاحیت بیدار ہوتی ہے بے حد مبارک باد ذمہ داران مدرسہ حبیب الرضا بگھی روڈ کو جنھوں نے اس گراوٹ کے دور میں عمرہ جیسی عظیم عبادت کو انعام میں پیش کر کے تاریخی کردار ادا کیا ہے کاش کہ دوسرے مدارس بھی اسے اختیار کرتے۔ پروگرام سے مولانا وارث مولانا شاہد فیضی نے بھی خطاب کیا بعد نماز عصر درود و سلام اور نعت پاک کی صداؤں میں پورے گاؤں اور عزیز و اقارب نے ائرپورٹ کے لئے نم آنکھوں سے رخصت کیا جہاں سے وہ کاٹھمانڈو ائرپورٹ کے لئے نکل گئے۔

نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سرائے برئی میں درس قرآن

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر): نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سرائے برئی میں محفل درس قرآن کا انعقاد کیا گیا جس میں مفتی یحییٰ ندوی استاذ مدرسہ سجادیہ عربیہ موئی نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ان نازک حالات میں مسلمان کی سر بلندی کا واحد راستہ یہی ہے کہ وہ اپنی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق گزاریں، آپ نے سور؟ اعراف کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا، مفسرین کرام کے بقول اثبات رسالت اس سورت کا مرکزی مضمون اور بنیادی پیغام ہے اسی لئے غالبًا ابتدا ہی میں آنحضرت ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ اس کتاب الٰہی سے متعلق آپ کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہوشیار کریں تا کہ ان پر اللہ کی حجت تمام ہو جائے، آپ پر یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ لوگ اس کو قبول بھی کر لیں، اس سے فائدہ صرف اہل ایمان ہی اٹھائیں گے پھر قریش کو تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ اس کتاب کو قبول کرو اور اس کی اتباع میں تن من دھن سے لگ جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ تم سے پہلے کتنی قومیں رسولوں کی تکذیب کے جرم میں ہلاک ہو چکی ہیں اور جب خدا کا عذاب ان پر آیا تو اس کے مقابل میں وہ کوئی بند نہ باندھ سکیں بلکہ انہوں نے خود اپنے جرم کا اقرار کیا اور عذاب الٰہی کی پکڑ میں آ گئیں لہذا آج کے اس مبارک موقع پر ہم بھی طے کر کے جائیں کہ اب سے ہم بھی اپنی زندگی قرآن کریم کے حوالے کریں گے اور اس کی رہبری و رہنمائی ہی میں جئیں گے۔ اس موقع پر قاری سہیل احمد، مولانا حارث ندوی، مولانا عبیداللہ ندوی، مولانا حبیب اللہ ندوی، حافظ ابوشحمہ، ایڈوکیٹ محمد ارسلان، مولوی اقبال کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

علامہ غلام عبدالقادر علوی کی یوم پیدائش کی مناسبت سے طلبہ میں کمبل تقسیم

بانسی (نامہ نگار):
ملک کی معروف دینی درسگاہ و ممتاز خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر میں مشہور روحانی پیشوا علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول کی تاریخ یوم پیدائش 13 / فروری کی مناسبت سے بڑھتی ہوء ٹھنڈک کے پیش نظر احاطہ نور مزار شعیب الاولیاء پر طلبہ کے درمیان بدست علامہ علوی صاحب و نبیرہ شعیب الاولیاء مفتی محمد آصف علوی ازہری کمبل تقسیم کیا گیا کمبل پاتے ہی طلبہ کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے اس موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے مفکر اسلام علامہ علوی نے کہا کہ ہمارے طلبہ ہمارا علمی سرمایہ اور روحانی اثاثہ ہیں سبھی طلبہ بہت ہی عزیز بہت ہی پیارے ہیں۔ طلبہ کے درمیان خدمت خلق کے جذبے سے موسم سرما میں گرم کپڑے تقسیم کرنا کار خیر کے ساتھ ساتھ انسانی فریضہ بھی ہے اس سے اللہ کی رضا اور دلی سکون میسر ہوتا ہے۔

پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین و مہتمم دارالعلوم فیض الرسول نے کہا کہ ہماری ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ طلبہ کے لئے ساری سہولیات مہیا کرائیں۔ اس کار خیر میں حافظ آفتاب عالم عثمانی استاذ ادارہ کافی پیش پیش رہے اس موقع پر علامہ اسماعیل علوی الہاشمی شیخ الحدیث مولانا اختر رضا ازہری مولانا معین الدین ازہری مولانا اشتیاق احمد قادری مولانا عقیل ازہری مولانا نورالدین ازہری مولانا اظہار فیضی وغیرہ موجود رہے۔